فقہ الحدیث

جناب ساجد میر، ایم۔ اے

قسط نمبر ۱۷

متفرق مسائلِ وضو

گذشتہ قسط میں وضو کرنے کے مختلف وجوبی اور استحبابی مواقع کا ذکر چل رہا تھا، موجودہ قسط میں وضو کے استحبابی مواقع کی تکمیل کے علاوہ وضو کے کچھ متفرق مسائل بیان کیے گئے ہیں:

۶۔ **حالت جنابت میں:** جماع یا احتلام وغیرہ کی وجہ سے غسل فرض ہو اور نیند کے غلبہ یا کسی اور وجہ سے فوراً نہانے کا ارادہ نہ ہو تو مستحب یہ ہے کہ وضو کر لیا جائے۔ عمار بن یاسر فرماتے ہیں:[۱]

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رخص للجنب اذا اراد ان یاکل او یشرب او ینام ان یتوضأ وضوءہ للصلوٰۃ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنبی کو رخصت دی ہے کہ نہانے سے پہلے اگر وہ کھانا، پینا یا سونا چاہے تو نماز کے وضو جیسا وضو کر کے یہ کام کر سکتا ہے۔

اسی طرح صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:[۲]

اذا اتی احدکم اھلہ ثم اراد ان یعود فلیتوضأ

جب کوئی شخص بیوی سے مباشرت کرے اور پھر دوبارہ یہ کام کرنا چاہے تو اسے وضو کر لینا چاہیئے۔

ظاہریہ ان احکام کو وجوبی جان کر جنبی کے لیے سونے، کھانے پینے یا دوبارہ ہم بستر ہونے سے پہلے وضو کو لازم قرار دیتے ہیں مگر درست یہ ہے کہ یہ احکام وجوبی نہیں استحبابی ہیں کیونکہ یہ بھی مروی ہے کہ:

کان[۳] النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یاکل او یشرب وھو جنب یغسل یدیہ ثم یاکل و یشرب

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت میں کھانا، پینا چاہتے تو صرف ہاتھ

۱؎ بخاری ۲؎ ترمذی ۳؎ مسلم وغیرہ عن ابی سعید ۴؎ نسائی عن عائشہ۔

© rasailojaraid.com

دھوکر (بھی) کھا پی لیتے۔

۷۔ غسل سے پہلے: غسل کا مسنون و مستحب طریقہ یہ ہے کہ باقی جسم پر پانی بہانے سے پہلے وضو کر لیا جائے البتہ پاؤں غسل سے فارغ ہو کر دھوئے جائیں۔ حضرت عائشہؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں:

ثم یتوضا وضوءہ للصلوٰۃ (ہاتھ اور پیشاب گاہ دھونے کے بعد) آپ نماز کا سا وضو فرماتے۔

۸۔ آگ کی پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو: حضرت عائشہؓ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان منقول ہے[1]

توضؤا مما مست النار —— آگ کی پکی ہوئی چیز کھا کر وضو کر لیا کرو۔ (بعض حضرات نے یہاں وضو سے مراد کلی لی ہے مگر یہ حقیقت نہیں مجاز ہے) اس کے برعکس عمرو بن امیہ ضمری کہتے ہیں[2] کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت کھاتے دیکھا۔ اس اثنا میں نماز کا وقت ہو گیا تو آپؐ (گوشت کاٹنے والی) چھری رکھ کر اٹھ کھڑے ہوئے اور آپؐ نے وضو تازہ کیے بغیر نماز پڑھی: طرح السکین وصلی ولم یتوضاء

۹۔ تجدیدِ وضو: جب تک وضو نہ ٹوٹے یا پیشاب پاخانہ کی شدید حاجت محسوس نہ ہو ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھی جا سکتی ہیں، مگر پہلا وضو ہونے کے باوجود اگلی نماز کے لیے تازہ وضو کر لینا بہرحال افضل ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[3] من توضأ علیٰ طھر کتب اللہ عشر حسنات جو وضو پر وضو کرے اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ نیز فرمایا[4] لولا ان اشق علی امتی لامرتھم عند کل صلوٰۃ بوضوء ومع کل وضوء بسواک۔ اگر مجھے اپنی امت کی تکلیف و مشقت کا خیال نہ ہوتا تو میں ہر نماز کے لیے وضو کرنے اور ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ آپؐ خود بھی بالعموم ہر نماز کے لیے تازہ وضو فرماتے۔ البتہ فتح مکہ کے روز آپؐ نے کئی نمازیں ایک ہی وضو سے پڑھیں اور موزوں پر مسح بھی کیا[5]

---

[1] مسلم، نسائی [2] متفق علیہ [3] ابوداؤد عن ابن عمرؓ [4] احمد عن ابی ہریرہؓ [5] مسلم عن بریدہؓ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

متفرق مسائل و فوائد[1]

(۱) وضو کے دوران جائز اور ضروری باتیں (خواہ دین کی ہوں یا دنیا کی) کی جا سکتی ہیں۔ باتیں کرنے کی ممانعت ثابت نہیں ہے۔

(۲) مختلف اعضاء دھوتے وقت مخصوص دعائیں پڑھنا بے اصل ہے۔

(۳) وضو کرتے ہوئے پانی برتن سے گرانے بہانے وغیرہ کے لئے کسی دوسرے کی مدد حاصل کرنا جائز ہے روایت انالا استعین فی وضوئی باحد (میں وضو میں کسی کی مدد نہیں لیتا) باطل ہے[2]

(۴) وضو کے بعد اعضا کو تولیہ وغیرہ سے خشک کرنا بھی جائز ہے، یہ روایت کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ، ابوبکرؓ و عمرؓ وغیرہ صحابہ وضو کے بعد کپڑا استعمال نہ کرتے تھے ضعیف ہے[3]

(۵) اعضائے وضو کے کسی حصہ پر اگر کوئی ایسی چیز لگی ہو جس کے ہوتے ہوئے پانی جلد تک نہ پہنچ سکے تو وضو نہ ہوگا۔ مثلاً کسی جگہ موم وغیرہ چپکی ہوئی رہ گئی اور پانی اس کے اوپر کا حصہ تو تر کرتا رہا مگر نیچے تک نہ پہنچ سکا —— ناخن پالش کے متعلق اختلاف ہے۔ حافظ عبداللہ روپڑیؒ کے فتاویٰ میں ناخن پالش سمیت کئے ہوئے وضو کو جائز قرار دیا گیا ہے[4] لیکن اگر اس کی وہ تہہ ناخن پر لگی ہو جو ناخنوں میں سرایت کر جاتا ہے، اور الگ سے تہ کی شکل اختیار نہیں کرتا، اس لئے اس کا کوئی حرج نہیں[5]

---

[1] فقہ السنہ ۱:۱۰۳ [2] نیل ۱:۱۹۴ [3] نیل: ۱۹۵
[4] فتاویٰ علمائے حدیث [5] فقہ السنہ صفحہ ۱۰۴

© rasailojaraid.com